## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۴ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ عام طبیعت اچھی ہے۔ درد نقرس میں پہلے کی نسبت کمی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج بھی حضور نے درس القرآن دیا۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت ابھی بخار سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

بیگم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو قولنج کے درد کی شکایت ہے۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

جلد ۳۳ | ۱۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش | ۲ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۱۶ فروری ۱۹۴۵ء | نمبر ۴۱

روزنامہ الفضل قادیان — ۲ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

# تبلیغ کے متعلق کامیاب تجارب کی اطلاع مرکز کو بھیجا کریں

(از ایڈیٹر)

ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے حلقہ میں تبلیغ احمدیت کرے۔ اور امید ہے۔ کہ ہر مخلص احمدی جس نے سمجھ سوچ کر احمدیت قبول کی۔ اور جو احمدیت کے فیوض اور برکات کے اثرات محسوس کرتا ہے۔ ضرور تبلیغ کرتا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس بارے میں تمام احمدی اپنی کوششوں اور سرگرمیوں میں اور اضافہ کریں۔ اور بہت بڑا اضافہ کریں۔ کیونکہ ہماری موجودہ تبلیغی جدوجہد کے نتائج نہ تو اتنے شاندار نکل رہے ہیں۔ جتنے کہ نکلنے چاہئیں۔ اور نہ احمدیت اس سرعت سے پھیل رہی ہے۔ کہ ہم زمانہ قریب میں مذہبی دنیا میں عظیم الشان انقلاب پیدا کر سکیں۔ اور یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔

اس کے لئے ایک نہایت ضروری اور اہم چیز یہ ہے۔ کہ احمدی اصحاب اپنے تبلیغی تجربے اور ان کے مفید نتائج سے مرکز (نظارت دعوۃ و تبلیغ) کو آگاہ کرتے رہا کریں۔ تاکہ مرکز ان میں جو مفید اور نتیجہ خیز باتیں پائے۔ اور ان کی اشاعت مناسب ہو۔ انہیں دوسرے اصحاب کی راہ نمائی کے لئے شائع کرا دیا کرے۔

کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک خاص ایک علاقہ میں تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں۔ لوگوں کی طبائع اور ان کے رجحانات سے واقف ہونے کی وجہ سے ایسا طریق اختیار رکئے ہوئے ہیں۔ جو بہت موثر ہوتا ہے۔ اور جس کے عنقریب بہت اچھے نتائج رونما ہونے والے ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں کسی وجہ سے اس علاقہ کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں اگر مرکز کو اطلاع ہو۔ تو وہ اس علاقہ میں انہی لائنوں پر جو پہلے سے جاری ہوں کسی اور احمدی کو تبلیغ جاری رکھنے کی اطلاع دے سکتا ہے۔ اور اس طرح سابقہ جدوجہد ضائع نہیں ہو سکتی بلکہ اچھے نتائج نکل سکتے ہیں۔

اسی طرح ایک جگہ جو طریق تبلیغ کامیاب ہو۔ اس کا علم اگر مرکز کو ہو۔ تو وہ دوسرے اصحاب کو بھی وہی طریق اختیار کرنے کی ہدایت دے سکتا ہے۔ اور اس طرح دوسرے مقامات میں جو کوشش کی جائے۔ وہ بھی کامیاب ہو سکتی ہے۔ غرض تبلیغ کے متعلق اپنے کامیاب طریق اور تجربہ سے مرکز کو آگاہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور امید ہے کہ احباب جماعت اس کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائینگے۔ اور اس طرح دوہرے ثواب کے مستحق ہونگے۔ ایک خود تبلیغ کرنے کے ثواب کے۔ اور...

# اخبار "اہلحدیث" کا نہایت ہی شرمناک افترا

اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۹ فروری ۱۹۴۵ء میں لاہور کے کسی بدباطن شخص کیطرف منسوب کر کے جو اپنے آپکو مصلح موعود کہتا ہے۔ ایک نہایت گندا اور شرمناک بیان چھپا ہے۔ جو نہ صرف اس خبیث الفطرت شخص کے اندرونہ کو ظاہر کرتا ہے۔ بلکہ چھاپنے والے زنگ نسائیت اخبار کی دنائت کا بھی آئینہ دار ہے۔ ہم اس بیان کی پُر زور تردید کرتے ہوئے اس بات پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ مسلمانوں کی اخلاقی پستی اس حد تک پہنچ چکی ہے۔ کہ ان کو ایسے شرمناک جھوٹ بولنے میں ذرا بھی باک نہیں ہوتا۔

یہ اخبار یوں تو اپنے آپکو "اہلحدیث" کہتا ہے۔ لیکن ان لوگوں کو سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے دور کا بھی تعلق نہیں حدیث شریف میں آتا ہے کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع اور پھر قرآن شریف میں آتا ہے۔ کہ جو لوگ افواہ کی اشاعت کریں۔ وہ منافق ہوتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ان کو ۸۰ درے لگنے چاہئیں۔ جو قریباً قریباً زنا کے جرم کی سزا کے برابر ہے۔ اور نودان کو خیال نہیں آتا۔ کہ تحقیق سے بات کریں بلکہ ہم سے پوچھتے ہیں۔ ہمارا بیان یہ ہے۔ کہ یہ محض جھوٹ ہے۔ اور اس میں ایک ذرہ بھر بھی سچائی نہیں۔

ہم مولوی ثناء اللہ صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ کے پاس احمدیت کے خلاف اب ایسے گندے ہتھیار ہی رہ گئے ہیں اور ان ہتھیاروں سے آپکو احمدیت کا مقابلہ کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ یہ بات تجربہ میں آچکی ہے کہ اس قسم کے جھوٹ کا پھیلانا ہمارے لئے تکلیف دہ تو ضرور ہے لیکن اسکا نتیجہ ہمیشہ ہمارے لئے مفید ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ عام مسلمان جب دیکھتے ہیں۔ کہ انکے علماء کے تقوےٰ کا جامہ بالکل چاک ہو چکا ہے۔ تو وہ احمدیت کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ نیز اس بات سے بھی خوشی ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو یہ فرمایا تھا کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء اس حدیث کو یہ لوگ روزانہ اپنے ہاتھوں سے پورا کر رہے ہیں۔ آخر میں پھر ہم کہتے ہیں سبحانک ھذا بھتان عظیم۔ یہ نہایت ہی عظیم بہتان ہے

## "حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد"

اس نام سے خوبصورت لکھائی چھپائی کے ساتھ نیو بک سوسائٹی لاہور نے جو ہمارے شکریہ کی مستحق ہے آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے ایک انگریزی مضمون کا ترجمہ اردو میں شائع کیا ہے موضوع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی سیرت ہے۔ اور اسپر لکھنے والا سر محمد ظفر اللہ خاں ایسا شیدائی ہے جسے قابل رشک اخلاص کے ساتھ خدا تعالےٰ نے قابلیت بھی اعلےٰ پایہ کی عطا کی ہے۔ پھر کچھ اور لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ البتہ قیمت دو روپے۔ طباعت کی موجودہ مشکلات کے پیش نظر زیادہ

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

# تبلیغ کا جوش رکھنے والے نوجوانوں سے مشورہ

احباب کو معلوم ہے۔ کہ تحریک جدید کے دور اول میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خواب۔ کہ پانچ ہزار سپاہی دیئے جائیں گے۔ کس شان سے پورا ہوا۔ اور اس رویاء کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہمارے قریباً پانچ ہزار سپاہیوں کو توفیق دی کہ وہ اشاعت دین کے لئے اور اس فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے جو احرار کے ذریعہ پیدا ہوا دس سال تک بہت اخلاص کے ساتھ مالی قربانیاں کرتے رہے اور ان کی ان قربانیوں کے نتیجہ میں ایک ایسا فنڈ قائم ہو گیا جو آئندہ اشاعت دین میں بہت ممد ثابت ہوگا۔ حضرت امیر المومنین نے ایک خطبہ میں اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ آپ کا دل چاہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس خواب کو ہم اس رنگ میں بھی پورا کریں کہ اشاعت دین کے لئے پانچ ہزار مبلغ پیدا کریں جو ساری دنیا میں تبلیغ کے لئے پھیلائے جائیں۔ پانچ ہزار مستقل مبلغ پیدا کرنے تو شاید ابھی ہماری جماعت کی بساط میں نہ ہو۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس مبارک خواہش کو ہم ایک اور رنگ میں پورا کر سکتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ ابتدا میں ہم پانچ ہزار ایسے مخلص مجاہدوں کو پیش کریں۔ جو ہر سال تبلیغ کے لئے کم از کم پندرہ یوم وقف کیا کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر چند نوجوان اس تحریک کی کامیابی کا ذمہ اپنے اوپر اخلاص کیساتھ لے لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ انہیں کامیابی نہ ہو۔ ایک عزم اور استقلال کی ضرورت ہے۔ تبلیغ ہر فرد جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ ہر وہ شخص جو تبلیغ کے لئے مستعد نہیں ہے۔ اسے اپنے ایمان پر غور کرنا چاہئے۔ اس زمانہ میں ہماری جنگ تبلیغ کے ذریعہ ہی ہے۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے۔ جس کے ساتھ ہم نے دنیا پر غالب آنا ہے۔ پس جو بھی اس جہاد میں ہمارے ساتھ شریک نہ ہوگا۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ غدار سمجھا جائیگا۔ اگر یہ احساس ذمہ داری جماعت میں پیدا کر دیا جائے تو پانچ ہزار کیا بلکہ اس سے کہیں زیادہ افراد تبلیغ کے لئے آگے بڑھینگے اور اپنے ایام کو خوشی سے تبلیغ کے لئے وقف کرینگے۔

اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف علاقوں کے چند نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے ذمہ لے لیں کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنا کر رہینگے۔ اور اگر وہ یہ تہیہ کر لینگے کہ خواہ ہمیں کسی کے آگے ہاتھ جوڑ کر بھی خوشامد کرنی پڑے ہم اس کی خوشامد کرینگے۔ اور ہر ذریعہ سے تمام افراد جماعت کو مجبور کرینگے کہ وہ سال میں پندرہ ایام تبلیغ کے لئے وقف کریں تو انشاء اللہ یہ تحریک ضرور کامیاب ہو جائیگی۔ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمتیں ان کے ساتھ ہونگی۔ اور وہ ایک ایسی تحریک کو پورا کرنے والے ہونگے۔ جو آئندہ ایک بہت عظیم الشان شکل اختیار کرنیوالی ہے۔

وہ نوجوان جو تبلیغ کو کامیاب بنانے کا جوش اپنے اندر رکھتے ہیں وہ مجھے مشورہ دیں کہ اس تحریک کو کس طرح کامیاب کیا جائے اور وہ نوجوان جو اس تحریک کو کامیاب بنانے کا ذمہ لیں وہ اپنے نام پیش کریں۔ خاکسار:۔ عباس احمد مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## دیکھ لیا

تیری "محفل" میں آکے دیکھ لیا
اور پھر دل لگا کے دیکھ لیا

جو کہ تیرا ہو تو بھی اس کا ہے
ہم نے خوب آزما کے دیکھ لیا

دفعۃً کھل گئی کلی دل کی!
تو نے جب مسکرا کے دیکھ لیا

اللہ اللہ لطف رسوائی!
نہیں بھولا بھلا کے دیکھ لیا

تو جو چاہے تو غم بھی راحت ہو
غم میں بھی لطف پا کے دیکھ لیا

وہ تو دل میں بہت چھپے لیکن
ہم نے گردن جھکا کے دیکھ لیا

صرف خالق ہے درد کا درماں!
غیر سے دل لگا کے دیکھ لیا

بس اسی پر ہے اب مدار حیات
تم سے ملے مسکرا کے دیکھ لیا

سر جھکانے میں سر بلندی ہے
بارہا آزما کے دیکھ لیا

افکار رحمین آبادی
فضل عمر ہوسٹل

# تعلیم قرآن کریم کے متعلق ضروری تحریک

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما کان المومنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون (توبہ ع ۱۵)

یعنی مومنوں کے لئے یہ مناسب نہ تھا۔ کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں۔ پس کیوں نہ ان کے ہر فریق میں سے ایک جماعت دین میں کچھ حاصل کرنے کے لئے نکلی تاکہ وہ واپس جاکر اپنی قوم کو ڈراتے۔ اس طرح شاید وہ بچ جاتے۔

ان ہدایات کے مطابق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹ جنوری ۱۹۴۵ء کے خطبہ میں احباب جماعت کو تعلیم قرآن کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ اور ہدایت فرمائی ہے۔ کہ ہر ایک جماعت میں سے ایک ایک آدمی یہاں آئے اور یہاں سے قرآن مجید پڑھ کر واپس جائے۔ اور دوسروں کو پڑھائے۔

حضور کی اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ۳ فروری کے "الفضل" میں مندرجہ عنوان کے ماتحت تحریک کی جا چکی ہے۔ اب احباب کی یاد دہانی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ عہدیداران جماعت اس تحریک کو احباب تک پہنچا دیں۔ اور ہر جماعت ایک موزوں شخص کا انتخاب کر کے نظارت ہذا کو اطلاع دے۔ جو قرآن کریم پڑھنے کے لئے ان کی طرف سے آئینگے۔ ہر سال ایک ماہ قرآن کریم کی تعلیم ہوا کریگی۔ اور جو احباب سیکھنے کے لئے تشریف لائینگے۔ وہ اپنی اپنی جماعت کو واپسی پر قرآن کریم کی تعلیم دینگے۔

نظارت نے جولائی ۱۹۴۵ء کے مہینہ کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اس میں احباب کو آنا ہوگا۔ اطلاع ابھی سے بھجوا دی جائے تاکہ انتظامات مکمل کر لئے جائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)



# بوڈاپسٹ کی تباہی

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کردیگی انہیں مثل درختان چنار
(حضرت مسیح موعودؑ)

خدا تعالیٰ کی اس وحی کا ایک ایک لفظ جو دنیا کی تباہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی۔ اس کی دوسری تجلی کے ایام میں ہماری آنکھوں کے سامنے پورا ہو رہا ہے۔ اس عظیم تباہی کی خبر تقریباً ۳۶ سال قبل آپؑ کو دی گئی تھی۔ اخبار سول ملٹری گزٹ ۱۵ فروری ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں مندرجہ ذیل الفاظ میں صرف ایک مقام بوڈاپسٹ کی تباہی کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

The city is without light, heat or water & is unrecognizable to any one who knew it in pre-war days as the "pearl of the Danube" the gayest & most beautiful city in Europe — windowless, roofless houses fallen walls, ruins everywhere and corpses

یعنی یہ شہر ظلمت کدہ بن گیا۔ گرمی اور پانی سے محروم ہو گیا۔ جس کو لوگ جنگ سے پہلے دریائے ڈینیوب کا موتی سمجھتے تھے۔ جو یورپ میں نہایت ہی خوشنما اور نہایت ہی خوبصورت شہر تھا۔ اب شناخت بھی نہیں کیا جا سکتا۔ بے دریچہ بے چھت گھر۔ گری ہوئی دیواریں۔ کھنڈرات ہر جگہ اور لاشیں۔

آج سے ۳۶ سال پہلے خدائے ذوالجلال نے اپنے مامور کے ذریعہ سے جو یہ اطلاع دی تھی وہ ہو بہو پوری ہوئی آپ نے فرمایا تھا۔ "میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔"

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لباس

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(۲)

سب سے اول یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ آپ کو کسی قسم کے خاص لباس کا شوق نہ تھا۔ آخری ایام کے کچھ سالوں میں آپ کے پاس کپڑے سلے سلائے بطور تحفہ کے بہت آتے تھے۔ خاصکر کوٹ صدری۔ اور پاجامہ قمیص وغیرہ جو اکثر شیخ رحمت اللہ صاحب ہر عید بقرعید کے موقعہ پر اپنے ہمراہ لاتے تھے۔ وہی آپ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ مگر علاوہ ان کے کبھی کبھی آپ خود بھی بنوا لیا کرتے تھے۔ عمامہ تو اکثر خود ہی خرید کر باندھتے تھے۔ جس طرح کپڑے بنتے تھے۔ اور استعمال ہونے تھے۔ اسی طرح ساتھ ساتھ خرچ بھی ہوتے تھے۔ یعنی ہر وقت تبرک مانگنے والے طلب کرتے رہتے تھے۔ بعض دفعہ تو یہ نوبت پہنچ جاتی۔ کہ آپ ایک کپڑا بطور تبرک کے عطا فرماتے۔ تو دوسرا بنوا کر اس وقت پہننا پڑتا اور بعض سمجھدار اس طرح بھی کرتے تھے کہ مثلاً ایک کپڑا اپنا بھیجدیا۔ اور ساتھ عرض کر دیا۔ کہ حضور اپنا اترا ہوا کپڑا تبرک مرحمت فرمائیں:

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب آپ کے لباس کی ساخت سنیئے۔ عموماً یہ کپڑے آپ زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ کرتہ یا قمیص، پاجامہ، صدری۔ کوٹ، عمامہ۔ اس کے علاوہ رومال بھی ضرور رکھتے تھے۔ اور جاڑوں میں جرابیں۔ آپ کے سب کپڑوں میں خصوصیت یہ تھی۔ کہ وہ بہت کھلے کھلے ہوتے تھے۔ اور اگرچہ شیخ صاحب مذکور کے آوردہ کوٹ انگریزی قسم کے ہوتے تھے۔ مگر وہ بھی بہت کشادہ اور لمبے یعنی گھٹنوں سے نیچے ہوتے تھے۔ اور جبے اور چوغہ جو آپ پہنتے تھے۔ تو وہ بھی ایسے لمبے کہ بعض تو ان میں سے ٹخنے تک پہنچتے تھے۔ اسی طرح کرتے تھے۔ اور صدریاں بھی کشادہ ہوتی تھیں۔

بنیان آپ کبھی نہ پہنتے تھے۔ بلکہ اس کی تنگی سے گھبراتے تھے۔ گرم قمیص جو پہنتے تھے۔ اس کا اکثر اوپر کا بٹن کھلا رکھتے تھے۔ اسی طرح صدری اور کوٹ کا قمیص کے کفوں میں اگر بٹن ہوں تو وہ بھی ہمیشہ کھلے رہتے تھے۔ آپ کا طرز عمل قل ما انا من المتکلفین کے ماتحت تھا۔ کہ کسی مصنوعی جکڑبندی میں جو شرعاً غیر ضروری ہے۔ پابند رہنا آپ کے مزاج کے خلاف تھا۔ اور نہ آپ کو کبھی پروا تھی کہ لباس عمدہ ہے یا پرشش کیا ہوا ہے۔ یا بٹن سب درست لگے ہوئے ہیں یا نہیں۔ صرف لباس کی اصل غرض مطلوب تھی۔ بارہا دیکھا گیا۔ کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے میں لگے ہوئے۔ بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے۔ آپ کی توجہ ہمہ تن اپنے مشن کی طرف تھی۔ اور اصلاح امت میں استغراق کی وجہ سے اصلاح لباس کیطرف توجہ نہ تھی۔ آپ کا لباس آخر عمر میں چند سال میں صرف گرم وضع کا ہی رہتا تھا۔ یعنی کوٹ اور صدری اور پاجامہ گرمیوں میں بھی گرم رکھتے تھے۔ اور یہ علالت طبع کی وجہ سے تھا۔ سردی آپ کو موافق نہ تھی۔ اس لیئے اکثر گرم کپڑے رکھا کرتے تھے۔ البتہ گرمیوں میں نیچے کرتہ ململ کا رہتا تھا۔ پہلے غرارہ یعنی ڈھیلا مردانہ پاجامہ بھی پہنا کرتے تھے۔ مگر آخر عمر میں ترک کر دیا تھا۔ مگر گھر میں گرمیوں میں کبھی کبھی دن کو عادتاً رات کے وقت تہ بند باندھ کر خواب فرمایا کرتے تھے۔ صدری گھر میں اکثر پہنے رکھتے۔ مگر کوٹ عموماً باہر جاتے وقت ہی پہنتے۔ اور سردی کی زیادتی کی وجہ سے اوپر تلے دو دو کوٹ بھی پہنا کرتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات پوستین بھی۔

صدری کی جیب میں یا بعض اوقات کوٹ کی جیب میں آپ کا رومال ہوتا تھا۔ آپ ہمیشہ بڑا رومال رکھتے تھے۔ نہ کہ چھوٹا جنٹلمین رومال جو کہ آجکل بہت مروج ہے۔ اس کے کونوں میں آپ مشک اور ایسی ہی ضروری ادویہ جو آپ کے استعمال میں رہتی تھیں۔ اور ضروری خطوط وغیرہ باندھ رکھتے تھے۔ اور اسی رومال میں نقدی وغیرہ جو نذر لوگ پیش کرتے تھے باندھ لیا کرتے تھے گھڑی بھی آپ ضرور اپنے پاس رکھا کرتے تھے۔ مگر اس کی چابی دینے میں اکثر ناغہ ہو جاتا اس لیئے اکثر وقت ٹائم غلط ہی ہوتا تھا۔ چونکہ گھڑی اکثر وقت جیب میں سے نکل پڑتی۔ اس لیئے آپ اسے رومال میں باندھ لیا کرتے۔ گھڑی کو ضرورت کے لئے رکھتے نہ زیبائش کے لئے آپ کو دیکھ کر کوئی شخص لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ اس شخص کی زندگی یا لباس میں کسی قسم کا بھی تصنع ہے۔ یا یہ زیب و زینت دنیوی کا دلدادہ ہے۔ ہاں البتہ و الرجز فاهجر کے ماتحت آپ صاف اور ستھری چیز ہمیشہ پسند فرماتے۔ اور گندی اور میلی چیز سے سخت نفرت کرتے۔ یہاں تک کہ صفائی کا اس قدر اہتمام تھا کہ بعض اوقات آدمی موجود نہ ہو تو بیت الخلا میں خود فینائل ڈالتے تھے

عمامہ شریف آپ ململ کا باندھا کرتے تھے۔ اور اکثر ۱۰ گز یا کچھ اوپر لمبا ہوتا تھا۔ شملہ آپ لمبا چھوڑتے تھے۔ اور اکثر سرین کے نیچے تک لمبا لٹکتا رہتا۔ کبھی کبھی شملہ کو آگے ڈال لیا کرتے۔ اور کبھی اس کا پلہ دہن مبارک پر بھی رکھ لیا کرتے۔ جبکہ مجلس میں خاموشی ہوتی۔ عمامہ کے باندھنے کی آپ کی خاص وضع تھی۔ نوک تو ضرور سامنے ہوتی۔ مگر سر پر ڈھیلا ڈھالا لپٹا ہوا ہوتا تھا۔ عمامہ کے نیچے اکثر رومی ٹوپی رکھتے تھے۔ اور گھر میں عمامہ اتار کر صرف یہ ٹوپی پہنے رہا کرتے۔ مگر نرم قسم کی دوہری جو سخت قسم کی نہ ہوتی

جرابیں آپ سردیوں میں استعمال فرماتے۔ اور ان پر مسح کرتے۔ بعض اوقات زیادہ سردی میں دو دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے۔ مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے۔ کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی کبھی تو سرا آگے لٹکا رہتا۔ کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آ جاتی۔ کبھی ایک جراب سیدھی دوسری الٹی۔ اگر جراب کہیں سے پھٹ جاتی۔ تو بھی مسح جائز رکھتے۔ بلکہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایسے موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔ جن میں کہ ان کی انگلیوں کے پورے باہر نکلا کرتے تھے۔

جوتی آپ کی دیسی ہوتی خواہ کسی وضع کی ہو پھوری۔ لاہوری۔ لدھیانوی۔ سلیم شاہی ہر وضع کی پہن لیتے۔ مگر ایسی جو کھلی کھلی ہو انگریزی بوٹ کبھی نہیں پہنا۔ گرگابی حضرت صاحب کو پہنتے میں نے نہیں دیکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح البتہ پہن کرتے تھے۔ جوتی اگر تنگ ہوتی۔ تو اس کی ایڑی بٹھا لیتے۔ لباس کے ساتھ ایک چیز کا اور بھی ذکر کر دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ آپ عصا ضرور رکھتے تھے۔ گھر میں یا جب مسجد مبارک میں روزانہ نماز کو جانا ہوتا تب تو نہیں۔ مگر مسجد اقصیٰ کو جانے کے وقت یا جب باہر سیر وغیرہ کے لئے تشریف لاتے تو ضرور ہاتھ میں ہوا کرتا تھا۔ اور موٹی اور مضبوط لکڑی کو پسند فرماتے۔ مگر کبھی اس پر سہارا یا بوجھ دے کر نہیں چلتے تھے۔ جیسے اکثر ضعیف العمر آدمیوں کی عادت ہوتی ہے

موسم سرما میں ایک دھسہ ہے کہ آپ مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے۔ جو اکثر آپ کے کندھے پر پڑا ہوا ہوتا تھا۔ اور اسے اپنے آگے ڈال لیا کرتے تھے۔ جب تشریف رکھتے تو پھر پیروں پر ڈال لیتے۔

کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا۔ کہ کوٹ صدری۔ ٹوپی۔ عمامہ۔ رات کو اتار کر تکیہ کے نیچے ہی رکھ لیتے۔ اور رات بھر تمام کپڑے جنہیں محتاط لوگ شکن اور میل سے بچانے کو الگ جگہ کھونٹی پر ٹانگ دیتے ہیں۔ وہ بستر پہ سر اور جسم کے نیچے ملے جاتے۔ اور صبح کو ان کی یہ حالت ہو جاتی۔ کہ اگر کوئی فیشن کا دلدادہ اور سلوٹ کا دشمن ان کو دیکھ لے تو سر پیٹ لے۔

موسم گرما میں دن کو بھی اور رات کو تو اکثر اوپر کے کپڑے اتار دیتے۔ اور صرف چادر یا لنگی باندھ لیتے۔ گرمی دانے بعض دفعہ بہت نکل آتے۔ تو اس کی خاطر بھی کرتہ اتار دیا کرتے۔ تہ بند اکثر نصف ساق تک ہوتا تھا۔ آپ کے پاس کچھ کنجیاں بھی رہتی تھیں۔ یہ یا تو رومال میں یا اکثر ازار بند میں باندھ کر رکھتے۔ روئی دار کوٹ پہننا آپ کی عادت میں داخل نہ تھا۔ ایسی رضائی اوڑھ کر باہر تشریف لاتے۔ بلکہ چادر پشمینہ کی یا دھسہ رکھا کرتے تھے۔ اور وہ بھی سر پر کبھی نہیں اوڑھتے تھے۔ بلکہ کندھوں اور گردن تک رہتی تھی بستر آپ کا ایسا ہوتا تھا۔ ایک لحاف جس میں ۵-۶ سیر روئی کم از کم ہوتی تھی۔ اور اچھا لمبا چوڑا ہوتا تھا۔ چادر بستر کے اوپر اور تکیہ اور توشک۔ توشک آپ گرمی جاڑے دونوں موسموں میں بسبب سردی کی ناموافقت کے بچھواتے تھے:

تحریر وغیرہ کا سب کام پلنگ پر ہی اکثر فرمایا کرتے تھے۔ دوات قلم بستہ اور کتابیں یہ سب چیزیں پلنگ پر موجود رہا کرتی تھیں۔ کیونکہ یہی جگہ میز کرسی اور لائبریری کا کام دیتی تھی۔ اور وما انا من المتکلفین کا اصلی نظارہ خوب واضح طور پر نظر آتا تھا

ایک بات کا ذکر کرنا میں بھول گیا ......

## داڑھی کی قدر و قیمت ایک امریکن ڈاکٹر کے نزدیک

زمانہ حاضرہ میں داڑھی منڈوانے کا رواج ایک فیشن کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اور انسانی تمدن کی خوبیوں میں سے شمار کیا جاتا ہے ہم لوگ یورپ کے تمدن کو اندھا دھند اور بغیر غور و پرداخت کئے اختیار کر لیتے ہیں۔ قوم کا بہترین حصہ نوجوان ہوتے ہیں۔ آجکل کے نوجوان اس قسم کے فیشنوں میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ جو نہ صرف اپنی ذات میں نقصان دہ ہیں بلکہ اکثر اوقات فیشن اختیار کرنے والے کو ہولناک قسم کے تجارب سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ داڑھی منڈانے والے شخص کو اس قسم کے لوازمات اختیار کرنے پڑتے ہیں جو انسان کی اقتصادی زندگی پر بھی بُرا اثر ڈالتے ہیں۔ مثلاً قسا قسم کے غازے پوڈر۔ کریمیں استعمال کرنے کی اس کو طبعی طور پر ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ اور مختلف صابون چہرہ کی زینت کے لئے استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ ایک عقلمند انسان کے لئے یہی کافی ہے۔ کہ وہ خذما صفا ودع ما کدر پر کاربند ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ اور ما أتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا یعنی رسول عربی تم کو جو حکم دے اس پر مضبوطی سے عمل پیرا ہو جاؤ۔ اور جس بات سے روکے اس سے رک جاؤ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اور حضور کی سنت بیضا پر عمل کرنا خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت مسلمہ کو داڑھی رکھنے کا بین ارشاد دیکھا فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ (۱) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم أمر باحفاء الشوارب واعفاء اللحية (ترمذی) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کم کرنے کا حکم دیا ہے۔ (۲) قصوا الشوارب واعفوا اللحی (ترمذی) مونچھیں باریک کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔ ان احادیث سے صراحتاً اس امر کا استنباط ہوتا ہے۔ کہ داڑھی رکھنا سنت نبوی ہے۔ ذیل میں ڈاکٹر چارلس ہوپر (امریکہ) کا ایک بیان داڑھی کے متعلق تحریر کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر موصوف تحریر فرماتے ہیں:۔ "ایک مضمون نگار صاحب نے داڑھی صاف کرنے کے لئے برقی سوئیاں استعمال کرنے کی سفارش کی ہے۔ تاکہ وہ تمام وقت جو داڑھی مونڈنے کی نذر ہو جاتا ہے۔ بچ جایا کرے۔ لیکن آخر داڑھی کے نام سے لوگوں کو لرزہ کیوں چڑھ آتا ہے؟ لوگ اپنے سروں پر تو بال رکھتے ہیں پھر چہرے پر ان کے رکھنے سے کونسی قباحت ہے؟ کسی کے سر پر سے اگر کسی جگہ کے بال اڑ جائیں تو اسے اس گنج کے اظہار سے شرم آتی ہے۔ لیکن یہ عجیب تماشا ہے کہ اپنے چہرے کو وہ خوشی سے گنجا کر لیتے ہیں۔ اور خود کو داڑھی سے محروم کرتے ذرا نہیں شرماتے جو مردانگی کی سب سے بیّن علامت ہے۔

داڑھی مونچھیں ایک انسان کے چہرے کو مردانہ قوت۔ سیرت کی مضبوطی۔ فردیت کی تکمیل اور امتیاز کی علامات بخشتی ہیں۔ اور اس کا رکھ رکھاؤ بھی مردانہ اور دلیرانہ ہوتا ہے یہی تھوڑے سے بال ایک مرد کو زنانہ صفات سے ممتاز کرتے ہیں۔ عورتیں دل میں داڑھی مونچھوں کی بڑی قدر کرتی ہیں۔ اور باطن میں ہمیشہ بے ریش مردوں کی نسبت باریش مردوں کو وقعت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ بظاہر تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں داڑھی مونچھیں اچھی نہیں معلوم ہوتیں۔ لیکن اس کا باعث صرف یہ ہے۔ کہ وہ فیشن اور رواج کی غلام ہوتی ہیں اور بدقسمتی سے فیشن کی بارگاہ سے داڑھی مونچھیں مسترد ہو چکی ہیں۔ نتھنوں کے اور منہ کے سامنے تھوڑے سے بالوں کی موجودگی ایک اچھی چھلنی کا کام دیتی ہے۔ اور مضرت رساں مٹی اور بہت سے جراثیم ناک یا منہ میں نہیں جانے پاتے۔ لمبی اور گھنی داڑھی گلے کو سردی کے اثرات سے محفوظ رکھتی ہے۔

خدا نے داڑھی مونچھیں اس لئے بنائی تھیں کہ ان سے مردوں کے چہروں کی زینت ہو۔ جو لوگ داڑھی کا مضحکہ اڑاتے ہیں وہ حضرت یسوع کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح داڑھی

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

اور

## انصار جماعت کا فرض۔ مہتمم تبلیغ اور زعماء انصار اللہ کی ذمہ داری

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ فریضہ تبلیغ ہر ایک احمدی کے لئے کس قدر اہم اور ضروری ہے۔ اور در اصل تبلیغ ہی اس دور کا جہاد اکبر ہے حضرت امیر المومنین والمصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فریضہ تبلیغ کے ادا کرنے کے لئے آجکل جماعت کو خاص طور پر توجہ دلا رہے ہیں۔ چنانچہ حضور نے ایک خطبہ جمعہ کے ذریعہ جو ۱۶ جون ۱۹۴۴ء کے اخبار الفضل میں شائع ہوا ہے ان پُر زور الفاظ میں تاکید فرمائی۔ کہ "اگر واقعہ میں ان احمدیوں کے دلوں میں درد ہوتا کہ وہ (احمدیوں کے رشتہ دار) کیوں ابھی تک احمدیت میں شامل نہیں ہوئے۔ تو میں سمجھتا ہوں وہ کھانا پینا اپنے اوپر حرام کرتے اور اپنے اپنے غیر احمدی عزیزوں اور رشتہ داروں کے پاس جاکر بیٹھ جاتے اور کہتے یا ہم مر جائیں گے اور یا پھر آپ کو ہدایت منوا کر رہیں گے"۔

اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا "اگر اس رنگ میں سب احمدی اپنے اپنے رشتہ داروں کے پاس بیٹھ جائیں۔ اور کہیں کہ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ یا ہم مر جائیں گے یا آپ سے ہدایت منوا کر رہیں گے۔ تو وہی لوگ جو تمسخر کیا کرتے جو ہنسی اور مذاق سے کام لیا کرتے ہیں۔ جو گالیوں اور بدزبانیوں پر اتر آتے ہیں۔ سنجیدگی سے باتیں کرنے لگ جائیں اور چند دنوں میں ہی سچائی کو قبول کر کے اسلام اور احمدیت میں شامل ہو جائیں گے"۔

پس حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں انصار جماعت کا فرض ہے۔ کہ سب سے اول لبیک کہیں اور تنظیم کے ماتحت تبلیغ کے کام کو شروع کر دیں۔ چنانچہ قادیان میں انصار جماعت نے پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام کے ماتحت غیر احمدی عزیز و اقرباء میں تبلیغ کا کام عرصہ سے شروع کیا ہوا ہے۔ لیکن بیرونجات کی مجالس انصار اللہ نے ابھی تک اس پروگرام کو پوری طرح عملی جامہ پہنانے کی کوشش نہیں کی۔ گو بعض مجالس انصار نے کام شروع کر دیا ہوا ہے۔ لیکن بیشتر مجالس نے ابھی اس طرف توجہ ہی نہیں کی۔ جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس میں عہدیداران انصار کی سستی کا دخل ہے۔ ورنہ جماعت کا کوئی فرد حضور کے کسی ارشاد کی تعمیل میں کسی قربانی میں بھی پیچھے نہیں رہ سکتا۔

لہٰذا میں بذریعہ اس اعلان کے مہتمم صاحبان تبلیغ و زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ حضور کے اس ارشاد کو لوگوں تک پہنچائیں۔ اور اپنی اپنی مجلس کے ہر ایک انصار سے دریافت کریں۔ کہ وہ سال میں پندرہ دن غیر احمدی رشتہ داروں اور دوستوں میں تبلیغ کے لئے کب دینگے۔ اور یہ کہ اُن کے غیر احمدی رشتہ دار یا عزیز و اقارب کہاں کہاں پر ہیں جہاں جاکر وہ تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ایسی فہرستیں بہت جلد ۱۵ مارچ ۱۹۴۵ء تک تیار ہو کر دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تا ان سب کو تنظیم کے ماتحت اپنے اپنے وقت پر تبلیغ پر بھجوایا جائے۔ جس کا کوئی غیر احمدی رشتہ دار نہ ہو۔ تو اُن کے خانہ میں یہ نوٹ کر دیا جائے تا ان کو کہیں اور مناسب جگہ تبلیغ پر بھجوایا جاسکے۔ جو صاحب ایک دفعہ اکٹھے پندرہ دن کسی مجبوری کی وجہ سے نہ دے سکیں تو وہ سال میں دو تین دفعہ وقفہ کے ساتھ اتنے دن پورے کر سکتے ہیں۔ سال میں پندرہ دن تو کم از کم مدت ہے۔ جس کی ہر ایک احمدی سے توقع کی جاتی ہے۔ ورنہ جو صاحب اس سے زیادہ دن تبلیغ کیلئے دے سکیں شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائینگے۔

ابوالعطاء۔ جالندھری
نائب قائد تبلیغ مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

## غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کا رنگ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ "اگر واقعہ میں احمدیوں کے دلوں میں اس بات کا درد ہوتا کہ ان کے غیر احمدی رشتہ دار ابھی تک احمدیت میں شامل نہیں ہوئے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ کھانا پینا اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اپنے اپنے غیر احمدی عزیزوں اور رشتہ داروں کے پاس جاکر بیٹھ جاتے اور کہتے کہ یا ہم مر جائینگے اور یا پھر آپ کو ہدایت منوا کر رہیں گے۔ ہم اسوقت تک کھانا نہیں کھائینگے۔ ہم اس وقت تک پانی نہیں پیئینگے جب تک آپ ہم سے کھل کر یا تو بات نہ کرلیں اور ہم یہ ثابت نہ کر دیں

# "پیغام صلح" کے ایک مضمون کا جواب

(از ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر۔ گجرات)

پیغام صلح ۷ ر فروری ۴۵ پر ایک مضمون" خادم صاحب گجراتی کے مضمون کی حقیقت" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ مضمون کیا ہے سرتاپا غلط بیانیوں اور الزام تراشیوں کا پلندہ ہے۔ اصل بحث کو مضمون نگار نے اس سارے مضمون میں یک قلم بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ اور ایک لفظ بھی اس کے متعلق نہیں لکھا۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو کچھ میں نے لکھا۔ اس کو درست تسلیم کر لیا گیا ہے۔

رہ رہ کر تعجب آتا ہے۔ کہ وہ شخص جو خود علوم دین سے ناواقف ہو۔ جسے یہ بھی معلوم نہ ہو۔ کہ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ قرآن مجید کی آیت ہے یا نہیں؟ جس کی ظاہری شکل و صورت یہ ہو۔ کہ ڈاڑھی مونچھ صفاچٹ۔ ہیٹ زیب سر کئے۔ نماز اور روزہ سے بے نیاز۔ اور "طفیلی" احمدی ہو۔ اگر خاکسار کے متعلق یہ لکھے کہ اسے نہ خدا پر ایمان ہے۔ نہ دین سے واسطہ۔ تو اس کے جواب میں سوا اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ؎

یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار

مضمون نگار لکھتا ہے۔ کہ "وہ گھر کا بھیدی" ہے۔ سو اسے یاد رہے۔ کہ خانۂ احمدیت کی تو اسے ابھی تک ہوا بھی نہیں لگی۔ البتہ خانۂ مصری یا ۔۔۔ اپنے ۔۔۔ کا وہ بھیدی ہو۔ تو اس بارہ میں اس کے بیان کردہ رازہائے سربستہ ہم ہر وقت سننے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر وہ خود اپنی زندگی کے رازہائے ناگفتنی کی صدا بازگشت سے واقف ہونا چاہتا ہو۔ تو یقین رکھے۔ کہ اہل گجرات اور اہل ٹبہ اس کے اس شوق کو بھی پورا کر سکتے ہیں۔ ہماری راست گفتاری پر شاہد تو خود مضمون نگار کا سابقہ اور موجودہ مضمون ہے لیکن اس شخص کی شرافت اور راست گوئی کے متعلق کیا فتوٰی ہے۔ جس کی نئی بیوی کو شادی کے کئی ۔۔۔ تک یہ معلوم نہ ہونے دیا جائے ۔۔۔ کہ اپنے خاوند کی وہ پہلی بیوی ہے۔ یا دوسری؟ اور جب اس کی بیوی کو بظاہر "خواب" میں ایسے اشارے ہوں۔ تو وہ گھبرایا ہوا اسی گنہگار خادم کے پاس آئے۔ اور اپنی حق پوشی اور فریب دہی کا اقبال کرے۔ یہ صرف ایک اشارہ ہے۔ ورنہ نامہ نگار پیغام کی "شرافت" کے اظہار کے لئے ہمارے پاس کافی مواد موجود ہے۔ پھر جو شخص اپنے خوابوں بلکہ اپنی والدہ اور اپنی نوآمدہ بیوی تک کے خوابوں کی تعبیریں خاکسار سے دریافت کرتا رہا۔ اور خاکسار کی بیان کردہ تعبیروں کی صداقت کا اقرار کرتا رہا۔ خاکسار سے قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر سبقاً پڑھنے کی خواہش سے خاکسار کے درس القرآن میں جنوری ۱۹۴۵ء کے وسط تک شریک ہوتا رہا۔ وہ آج محض اس بات سے چڑ کر کہ خاکسار نے اس کی شہادت حقہ کو جو مصری صاحب کے مضمون کی لغویت کے بارے میں تھی۔ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا کے اصل کے ماتحت شائع کیوں کر دیا۔ اگر خاکسار کو "بے دین" اور منکرِ خدا تک لکھ دے تو اس کے لئے یہی امر کافی ہے۔ کہ لکھنے والا "پیغامی" ہے۔

مضمون نگار کے اپنے "دیندار احمدی" ہونے کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ ۱½ سال قبل جب کوہ مری میں اس کا نکاح ہوا باوجود اس کے کہ دونوں فریق پیغامی تھے۔ اور پیغامی نکاح خواں بھی موجود تھا۔ پھر بھی نکاح) ایک کٹر غیر احمدی مُلّا سے پڑھوایا گیا۔ محض اس وجہ سے کہ لڑکی کے غیر احمدی ماموں کو (جس نے شادی کے موقع پر کافی رقم خرچ کی تھی) اصرار تھا۔ کہ نکاح غیر احمدی مُلّا پڑھائے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

باقی رہا خانۂ خدا میں حلف کا معاملہ۔ تو اس کے لئے مضمون نگار کو یاد رہے۔ کہ اسی "افیسر" کے سامنے خود آپ کی "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام" گجرات کے پریذیڈنٹ صاحب نے بھی اسی خانۂ خدا میں بیٹھ کر قرآن مجید ہاتھ میں لے کر حلفاً خاکسار خادم کے بیان کی حرف بحرف تصدیق کی تھی ان کا دستخطی بیان اب تک محفوظ ہے۔ ضرورت ہو۔ تو پیش کیا جا سکتا ہے۔ ہاں اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا۔ تو خود مضمون نگار نے بھی خاکسار کے اسی بیان کی تصدیق ۔۔۔ ۔۔۔ تو ایک مقامی افسر کے پاس اس نے دیا تھا۔ کی تھی۔ پس خاکسار کے بیان کی صداقت کا ۔۔۔ وہ اللہ تعالیٰ نے مضمون نگار کے کرمفرما انجمن کے پریذیڈنٹ اور خود مضمون نگار کو بنا دیا۔ پھر بھی اب وہ حقائق سے بے نیاز ہو کر غلط بیانی کرنے پر اتر آیا ہے

مضمون نگار کا یہ لکھنا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مصلح موعود خاکسار نے بنایا۔ سوائے شرارت کے اور کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مصلح موعود کسی انسان نے نہیں بنایا۔ بلکہ یہ محض اس قادر مطلق خدا کی قدرت ہے۔ کہ اس نے اپنی قدرت کاملہ سے اس "حسن و احسان میں" مسیح موعود کے نظیر کو پیدا کیا۔ اور اسی کا ہم پر یہ احسان عظیم ہے۔ کہ اس عظیم الشان انسان کا عہدِ سعادت پانے کا شرف ہم کو بخشا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

علاوہ ازیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو سب سے پہلے پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق اس زمانہ میں لکھا اور کہا گیا تھا۔ جبکہ خاکسار ابھی دو تین سال کا ہی ہو گا۔ پس نامہ نگار پیغام کا یہ حملہ بھی اس کی اپنی جہالت کا آئینہ دار ہے ؎

واہ رے جوشِ جہالت خوب دکھلائے ہیں رنگ
جھوٹ کی تائید میں حملے کریں دیوانہ وار

میں نامہ نگار پیغام کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اب اس کی یہ سب بے ہودہ سرائی بے فائدہ ہے کیونکہ جو کچھ خاکسار نے اس کی طرف اپنے سابقہ مضامین میں مصری صاحب کے بارے میں منسوب کیا تھا اس کا درست ہونا خود اس نے بھی تسلیم کر لیا۔ لیکن اس کے باوجود اگر وہ اسی طرح شیش محل میں بیٹھ کر دوسروں کی عزت پر سنگباری کرے گا۔ تو یہ تجربہ خود اس کے اور اس کے دوستوں کے لئے نہایت تلخ ثابت ہو گا۔

جس حد تک میری ذات کا تعلق ہے۔ میں اپنے نفس کی کسی نیکی کا دعویدار نہیں ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں ایک گنہگار انسان ہوں۔ مجھ میں بے شمار خامیاں۔ کمزوریاں اور کوتاہیاں ہیں۔ میں صرف اور صرف اپنے پیدا کرنے والے کے فضل اور رحم کا امیدوار ہوں۔ جبکہ ایسے حالات میں کہ زندگی سے ظاہری طور پر کلی طور پر ناامیدی ہو چکی تھی۔ اس رحمٰن اور رحیم خدا نے محض اپنے فضل و کرم سے قبل از وقت بتائی ہوئی بشارات کے عین مطابق مجھے نئی زندگی بخش دی۔ تو میں کیونکر اس کے دامن سے جدا ہو سکتا ہوں۔ میری تو یہی التجا ہے۔ کہ وہ میرے گناہوں اور میری لغزشوں سے محض اپنے فضل سے چشم پوشی فرما کر مجھے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ اور میری موت ایسی حالت میں آئے۔ کہ وہ مجھ سے راضی ہو۔ آمین۔ مضمون نگار پیغام کو محض نصیحتاً للہ کہتا ہوں۔

نعرۂ اناظلمنا سنتِ ابرار ہے
زہر منہ کی مت دکھاؤ تم نہیں ہو نسلِ ہار

(المسیح الموعود)



## مطالبہ کن سے ہے

جائیدادیں وقف کرنے کا مطالبہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے ان سے اور صرف ان سے کیا ہے۔ جو دین کی راہ میں اپنا سارا مال خرچ کرنے کو تیار ہیں۔ اس لئے صرف وہی وقف جائیداد کی تحریک میں حصہ لیں۔ کہ جب اسلام کی اشاعت کے لئے مطالبہ کیا جائے گا۔ انہیں اپنی جائیداد پیش کرنے میں قطعاً کوئی عذر نہیں ہو گا۔ (انچارج تحریک جدید)

## چندہ جلسہ سالانہ

اخراجات جلسہ سالانہ کے بلوں کی ادائیگی کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ لہذا جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنی جماعت کا بقایا چندہ جلسہ سالانہ کر کے مرکز کو بھجوا دیں۔ تاکہ بلوں کی رقوم ادا کی جا سکیں (ناظر بیت المال)

## احمدی تاجر و صناع توجہ فرمائیں

پہلے بھی الفضل میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ تمام احمدی تجار و صناع اپنے نام پتے اور مفید مشورے سے دفتر تحریک جدید میں ناظم یا سیکرٹری تجارت کو اطلاع دیں۔ تاکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ خلیفۃ المسیح المصلح الموعود کے ۲۲ نومبر کے خطبہ کے مطابق جو حضور نے صنعت و حرفت کے متعلق فرمایا تھا۔ باقاعدہ کام شروع کیا جائے۔ مگر ابھی تک صرف ۳۰ احمدی تاجروں نے اطلاع دی ہے اور ۸۰ احمدی تاجروں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے نام اور پتے نوٹ کرائے ۔۔۔ دوسرے ۔۔۔ اور صناعوں سے جنہوں نے ابھی تک دفتر کو اطلاع نہیں دی۔ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ مہربانی فرما کر جلد سے جلد مرکز میں مطلوبہ اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ (سیکرٹری تجارت)

## درخواست دُعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے بیمار ہے۔ اور دہلی میں ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے علاج سے کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ لیکن پلاسٹر لگوانے کی وجہ سے اب طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ حرارت بھی ۱۰۳ تک ہو جاتی ہے۔ درد بھی ہوتا ہے۔ اور پس بھی آتی ہے۔ اور بے چینی بے حد رہتی ہے۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور خدا تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے

خاکسار بیگم سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ۸ پارک روڈ دہلی

## اعلان نکاح

مورخہ ۱۱/۲/۴۵ کو جناب حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے سابق مبلغ ماریشس حال پریذیڈنٹ و امام الصلوٰۃ مسجد محلہ دار الرحمت قادیان نے مستری حسن محمد صاحب ساکن محلہ دار الرحمت قادیان کا نکاح مبارکہ بیگم بنت مستری نور دین صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ چار سو روپیہ مہر پر مسجد محلہ دار الرحمت قادیان میں پڑھا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسکو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

خاکسار نور محمد ریٹائرڈ ہیڈ کلرک صدر انجمن احمدیہ قادیان

## مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے اکیس ہزار روپیہ انعام

۲۱۰۰۰

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر آئینگے مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔ جب وہ ظاہر ہونگے۔ تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کرینگے۔ اور اسلام منوائینگے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں نہ مہدی نہ امتی نبی۔ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے۔ نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ نعوذ باللہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا۔ کہ وہ اپنے یہ عقائد مؤکد بعذاب حلف کے ساتھ ایک خاص پبلک جلسہ میں بیان کریں۔ تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ مگر اکیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اور مرتے دم تک وہ ٹالتے ہی رہینگے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ان کے عقائد سراسر غلط ہیں۔ اس لئے جھوٹا حلف مؤکد بعذاب اٹھانا ان کے لئے موت ہے۔ اس لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ملنے پر بھی وہ جرأت نہیں کرتے۔ اگر ان کے کوئی ہمخیال صاحب ان کو اسی حلف کے لئے تیار کریں گے۔ تو ہم ان کو بھی دو ہزار روپیہ انعام دینگے۔ کئی لوگوں نے کوشش کی۔ مگر یہ اپنی جان بچاتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کب تک؟ آخر ایک دن مرنا ہے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ کچھ تو احکام خدا کو قبول کرو۔ صداقت احمدیت کے متعلق ہم نے ایک لاکھ روپیہ کے انعامات کا ایک رسالہ اردو انگریزی زبان میں شائع کیا ہے۔ وہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائیگا

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**ماسکو** ۱۵ فروری۔ سائیلیشیا میں مارشل کونیف کی فوجیں برسلاؤ کے مغرب اور شمال مغرب میں اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور انہوں نے ساحت جرمن شہروں کو جو ایک گھیرے کی صورت میں ہیں لے لیا ہے۔ مغربی بازو سے روسی فوج سائڈان کے ڈنکشن کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور یہاں سے صرف آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مارشل زوکاف کے دستے ایک اور جگہ سے دریائے اوڈر کو پار کر گئے ہیں۔ اس طرح مغربی سائیلیشیا کی جرمن فوج اور برلن کی محافظ فوج ایک دوسرے سے کٹ گئی ہے۔

**لنڈن** ۱۵ فروری۔ مغربی محاذ کے شمالی حصہ میں اتحادی فوج ایک اُبھرے ہوئے مورچہ کی صورت میں آگے بڑھ رہی ہے۔ کنیڈین فوج نے دریائے رائن کے پاس دس ہزار گز علاقہ پر بڑی مضبوطی سے پاؤں جما لئے ہیں۔ اور دریا سے بیس میل جنوب میں ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ تیسری امریکن فوج سیگفرید لائن کی قلعہ بندیوں میں گھس گئی ہے۔

**ایتھنز** ۱۵ فروری۔ کریگ جو یالٹا سے واپسی پر مسٹر چرچل یہاں ٹھہرے۔ اور ایک پبلک مجمع میں تقریر کی۔ لوگوں نے خوشی سے تالیاں بجائیں۔ یونان سے مارشل لاء ہٹا لیا گیا ہے۔ حکومت نے اعلان کر دیا ہے کہ ان تمام لوگوں کو معاف کر دیا گیا ہے جنہوں نے دسمبر میں گڑبڑ کی تھی۔

**واشنگٹن** ۱۵ فروری۔ طوزان میں منیلا کے جنوبی حصہ میں جاپانیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بڑے دستہ کے ساتھ ساتھ مضبوط چوکیوں میں پاؤں جما رکھے ہیں۔ اور اس طرح خود موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ منیلا کی خلیج کے اس پار بتان کے جزیرہ نما میں ایک اور شہر دشمن سے چھین لیا گیا ہے۔

امریکن آبدوزوں نے مشرق بعید کے پانیوں میں دشمن کے مزید ۱۷ جہاز ڈبو دیئے گئے ہیں جن میں ایک کروزر اور ایک اگن بوٹ بھی ہے۔

**دہلی** ۱۵ فروری۔ حکومت ہند نے آل انڈیا ریڈیو کی زبان کے متعلق فیصلہ کیا ہے کہ خبروں۔ خبروں پر تنقید اور اعلانات کے متعلق اُردو اور ہندی میں علیحدہ علیحدہ الفاظ کا نکلے جائیں گے بلکہ انتہائی سادہ ہندوستانی زبان استعمال کی جائے گی جسے اکثریت سمجھ سکے۔ اگر کوئی موزوں ہندوستانی لفظ نہ ملے تو عربی فارسی یا انگریزی کا کوئی ایسا لفظ اختیار کر لیا جائے جسے اُردو والے آسانی سمجھ سکیں۔ غیر ملکی الفاظ جو اختیار کئے جائیں گے ان سے نئے الفاظ ہندوستانی

گرامر کے مطابق بنائے جائیں۔

**کلکتہ** ۱۵ فروری۔ اتحادی فوجوں نے برما کے ایک شہر سیکٹو پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو برما میں تیل کے چشموں کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ جاپانی بڑی تیزی سے یہاں سے پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ اسلئے یہاں ان کا بہت سا سامان اتحادیوں کے ہاتھ لگا ہے۔

**واشنگٹن** ۱۵ فروری۔ امریکہ کے معتبر سیاسی حلقوں کی رائے ہے۔ کہ اتحادی فوجیں ۲۰۰۰ء تک یعنی صرف ۵۵ سال جرمنی پر قابض رہیں گی۔ یہ بھی خیال ہے کہ روہر اور دیگر صنعتی رقبے بین الاقوامی علاقہ قرار دیئے جائیں گے۔ جرمنی کو ہوائی طاقت رکھنے کی ممانعت کر دی جائے گی۔ فرانس کا مطالبہ ہے کہ رائن لینڈ کا علاقہ اس کے حوالہ کر دیا جائے۔ یہ علاقہ بہت زرخیز ہے اور یہاں کوئلہ کی بہت سی کانیں ہیں۔ خیال ہے کہ مسٹر ایڈن یا مسٹر چرچل خود فرانس جا کر جنرل ڈیگال سے اس بارہ میں بات چیت کریں گے۔

**لنڈن** ۱۵ فروری۔ پولینڈ کے بارہ میں کریمین کانفرنس کے فیصلوں پر امریکن اخباروں نے نکتہ چینی شروع کر دی ہے۔ اور وہ لکھ رہے ہیں کہ سان فرانسسکو کانفرنس کو ان فیصلوں پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔

**واشنگٹن** ۱۵ فروری۔ جنگی بھرتی کے ڈائرکٹر نے یالٹا کانفرنس سے واپس آ کر پریس کانفرنس میں کہا۔ مارچ میں نئی سکیم کے ماتحت جنگ لڑنے کے لئے اتنی فوجوں اور اتنے سامان کی ضرورت ہوگی۔ کہ آج تک کبھی نہیں ہوئی۔ اتحادی لیڈروں نے مارچ کی لڑائی کیلئے ایک وسیع سکیم مرتب کی ہے۔ مفتوحہ ممالک میں جب تک عارضی حکومتیں قائم نہیں ہو جاتیں۔ اتحادی امن قائم رکھنے کے لئے مشترکہ اقدام کرینگے۔

**پیرس** ۱۵ فروری۔ فرانس کے وزیر اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ فرانس کو سان فرانسسکو کانفرنس میں شریک ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔

**دہلی** ۱۵ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں سوال کے جواب میں فنانس ممبر نے بتایا کہ ہندوستان میں امریکن فوجوں کی نقل و حرکت کا تمام خرچ حکومت ہند برداشت کر رہی ہے۔ اور یہ امداد باہمی کے قانون کے ماتحت ہے۔ ہندوستان پر جنگ کا بار کم کرنے کے لئے حکومت ہند نے برٹش گورنمنٹ کو لکھا ہے۔ مزید بڑے بڑے افسر برطانیہ سے ہندوستان نہ بھیجے جائیں۔

**دہلی** ۱۵ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پنسلین کے برتنوں کی انتہائی قیمتوں میں مزید کمی کر دی گئی ہے۔ اور اب یہ قیمتیں ایک روپیہ دس آنہ اور دو روپے فی پونڈ کے درمیان ہوں گی۔

**دہلی** ۱۵ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں کامرس ممبر نے بتایا کہ کوئلہ کی وجہ سے جنوری ۱۹۴۵ء میں دو کروڑ ۲۷ لاکھ گز کم کپڑا تیار ہوا۔ اس کمی کا سارا اثر شہری آبادی کی سپلائی پر پڑے گا۔ تھوک فروشوں کی تعداد کو کم کرنے کی جو سکیم مرتب کی گئی ہے۔ اس پر ایک ماہ کے اندر اندر عمل درآمد شروع ہو جائیگا۔ تھوک فروشی کے بڑے بڑے مرکزوں میں کمی کر دی جائے گی۔ صوبائی حکومتیں ڈیلروں سے کپڑا خریدا کریں گی اور اسے مقامی پرچون فروشوں کے ہاتھ فروخت کریں گی۔ ملوں کے علاقہ کے ڈیلروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ جماعتوں میں منظم ہو جائیں۔ ہر جماعت کے اقدام کی ذمہ داری اس کے لیڈر کے سر ہوگی۔ فوڈ ممبر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ چاول کے موجودہ پرچون نرخ معقول ہیں۔ ان میں مزید کمی نہیں کی جائے گی۔ چاول کی سپلائی پہلے ہی کم ہے اور قیمتیں گھٹنے سے مانگ اور بڑھ جائے گی۔

**دہلی** ۱۵ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ رائل انڈین نیوی میں مسلمان افسروں کا تناسب ۳ء۲۳ فیصدی ہے اور رائل ایئرفورس میں ۶ء۱۹ فیصدی ہے۔ ۴۳۶ء۱۲۰ اشخاص ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کئے گئے ہیں۔

**لنڈن** ۱۵ فروری۔ سوویٹ گورنمنٹ نے گرفتار شدہ جرمن سپاہیوں اور جرنیلوں کی جو آزاد جرمن کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ وہ جرمنی کے ان علاقوں میں جنہیں سرخ افواج فتح کر چکی ہیں انکی باقاعدہ امداد کر رہی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اسی کمیٹی کے ایک ممبر جنرل فان پاس کو روسی مشرقی پرشیا کا جرمن گورنر مقرر کرنے والے ہیں۔

**لنڈن** ۱۵ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی میں آٹھویں برطانوی فوج کو جرمنوں کے شدید حملہ سے مجبور ہو کر پیچھے ہٹنا پڑا۔ امریکن فوج بھی پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئی تھی مگر پھر وہ اپنے مورچوں پر واپس آ گئی ہے۔

**دہلی** ۱۵ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ نشریات وزارت پر دو سال میں قریباً ۷۶ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔

**لنڈن** ۱۵ فروری۔ پارلیمنٹ میں اس طیارہ کی تباہی کی تفصیل دریافت کی گئی جس میں وزارت حربیہ اور وزارت خارجہ کے ارکان کریمیا کانفرنس میں شرکت کے لئے جا رہے تھے حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ اس حادثہ کی تحقیقات جاری ہے۔ گزشتہ سال رائل ایئرفورس کے ٹرانسپورٹ طیاروں نے چار لاکھ میل کا سفر کیا تھا مگر کوئی انسانی جان ہلاک نہیں ہوئی۔

**قاہرہ** ۱۵ فروری۔ ممالک عربیہ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس کل سے یہاں شروع ہو گئی ہے۔

**پیرس** ۱۵ فروری۔ فرانسیسی گورنمنٹ نے جنرل ڈیگال کی سرکردگی میں ہندچینی کے لئے وزراء کی ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔

**دہلی** ۱۵ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ میں ۴۶-۱۹۴۵ء کا ریلوے بجٹ پیش ہوا۔ آمد ۲۲۴ کروڑ ۱۳ لاکھ اور خرچ ۱۷۴ کروڑ پچاس لاکھ دکھایا گیا ہے۔ اگلے سال میں آمد کا اندازہ ۲۰۰ کروڑ اور خرچ کا ۱۶۹ کروڑ ۷۳ لاکھ ہوگا۔ کونسل آف سٹیٹ میں کمانڈر انچیف نے برما روڈ کے کھلنے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ہماری مشکلات بہت بڑھ گئی ہیں۔

**کلکتہ** ۱۵ فروری۔ کل پہلی چینی فوج نے لاشیو سے ۵۰ میل شمال کی طرف کوٹکائی پر قبضہ کر لیا۔ یہ فوج پہلی برما روڈ پر جنوب کی طرف بڑھ رہی ہے۔ دشمن نے کوٹکائی پر مقابلہ نہیں کیا۔ اراکان میں جاپانیوں نے جوابی حملے بند کر دیئے ہیں۔ مگر ابھی اپنی رہی سہی چوکیوں کی حفاظت کے لئے وہ سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔

**واشنگٹن** ۱۵ فروری۔ امریکی بمبار طیاروں نے آج کیا علاقہ جاپان میں تاڈوا کا اور شنگھائی کے صنعتی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ اس حملہ میں ساٹھ طیاروں نے حصہ لیا۔

**ماسکو** ۱۵ فروری۔ مارشل کونیف کی فوجیں برسلاؤ سے اب صرف ۴۵ میل رہ گئی ہیں۔ اور ایک دوسری فوج کو جنیاہ میں بھی داخل ہو چکی ہے۔ کل رات شروع ہوئے اتحادی طیاروں نے روسی فوجوں کی مدد کے لئے مشرقی جرمنی پر شدید زور کا حملہ کیا ۔